بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون

روزنامہ
الفضل
قادیان

یوم دوشنبہ

جلد ۳۳	۲۴ ماہ تبوک ۱۳۲۴ ھش	۱۶ شوال ۱۳۶۴ھ	۲۴ ستمبر ۱۹۴۵ء	نمبر ۲۲۳

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں
نہایت ہی افسوسناک حادثہ

ڈلہوزی ۲۳ ماہ تبوک۔ آج ساڑھے نو بجے شب بذریعہ فون یہ نہایت ہی افسوسناک اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ بنت جناب مرزا رشید احمد صاحب اور نواسی حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایک حادثہ کی وجہ سے فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ جنازہ کل (۲۴ تبوک) قادیان لایا جائے گا۔ مفصل اگلے پرچہ میں لکھا جائے گا۔

روزنامہ الفضل قادیان ۱۶ شوال ۱۳۶۴ھ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
کی طرف سے
چند اہم سوالات کے جواب

ایک صاحب نے کچھ سوالات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھیجے۔ جن کے مفصلہ ذیل جواب حضور نے ارشاد فرمائے ہیں۔ جو احباب کی آگاہی کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔

کیا آپ مامور ہیں؟

سوال ۱:۔ کیا آپ مامور من اللہ ہیں؟ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حقیقۃ الوحی کے پہلے اور دوسرے باب کے ارشادات کی روشنی میں صرف مامور من اللہ ہی کو حق حاصل ہے۔ کہ وہ رویا، یا کشوف خواب اور الہام کے پروپاگنڈے سے اپنی فضیلت کا اظہار دوسرے لوگوں پر کرے۔ اور اپنے خوابوں اور الہاموں پر دین کی سچائی کا مدار رکھے اپنے آپ کو اس کے لئے بطور دلیل پیش کرے یا سمجھے۔ دیگر صلحاء اور اہل اللہ نے کبھی یہ طریق اختیار نہیں کیا۔ وہ اس بارہ میں بہت محتاط رہے لیکن آپ نے احتیاط کو مدنظر نہیں رکھا شاید آپ نے ماموریت کا دعویٰ کر دیا ہو۔

جواب:۔ میں مامور نہیں۔ میں مامور کے معنے نبی کے سمجھتا ہوں۔ اگر مامور غیر نبی بھی ہو سکتا ہے۔ تو میں مامور ہوں۔ مگر اتنا تو غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے براہین احمدیہ میں الہامات شائع کئے تھے کیا وہ اپنے آپ کو مامور سمجھتے تھے پھر کیوں الہامات شائع کئے یا جب اپنے الہامات کو آپ آریوں سکھوں کو بلا بلا کر سناتے تھے۔ کیا اس وقت مامور تھے۔ (دیکھو تریاق القلوب) جب ۸۴ء میں آپ نے مصلح موعود کے بارہ میں الہامات شائع کئے کیا اس وقت آپ مامور تھے۔ اگر نہیں تو یہ اعتراض کیسا۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اشتہار مصلح موعود میں مصلح موعود کے بارہ میں اپنے یہ الہام درج فرمائے ہیں۔ (۱) وہ کلمۃ اللّٰہ ہے۔ اور کلمۃ اللّٰہ کے معنے ملہم کے ہوتے ہیں۔ کیونکہ کلمۃ اللہ انسان تب کہلاتا ہے۔ جب اس پر خدا تعالیٰ کا کلام نازل ہو۔ حضرت مسیح ناصریؑ کو جو کلمۃ اللہ کہا گیا ہے۔ اس کے بھی ایک معنے یہی ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی اعلان میں دوسرا الہام یہ درج فرمایا ہے۔ کہ "ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے"۔ اس کے بھی یہی معنے ہیں۔ کہ اسے الہام ہوگا۔ ان الہامات کی موجودگی میں مجبور ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے مصلح موعود قرار دیا ہے۔ تو میں اپنے الہامات وکشوف کو شائع کروں تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی تصدیق ہو اگر میں انہیں شائع نہ کروں تو دشمن کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تو کہا گیا تھا کہ مصلح موعود صاحب الہام ہوگا۔ اور آپ کو تو الہام نہیں ہوتے پس میں جو رویا اور الہامات شائع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے سابق کلام کی تصدیق اور اس کی صداقت کے ثبوت کے لئے شائع کرتا ہوں۔ اگر میں ایسا نہ کروں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر الزام آتا ہے۔ اس بارہ میں خود آپ لوگوں کی گواہی موجود ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کہا کرتے تھے۔ اور انہوں نے یہ شائع بھی کیا۔ کہ میاں صاحب ایک الہام شائع کر دیں۔ کہ جس میں انہیں مصلح موعود کہا گیا ہے۔ تو میں مان لونگا۔ اگر غیر مامور کے لئے الہام کا شائع کرنا جائز نہیں۔ تو خواجہ صاحب ایسا کیوں کہا کرتے تھے۔ پھر ابھی مولوی محمد علی صاحب نے اپنا تیس سالہ پرانا الہام شائع کیا ہے۔ اگر غیر مامور کو اپنا الہام شائع کرنا جائز نہیں۔ تو مولوی صاحب نے ایسا کیوں کیا۔ بلکہ اس کے علاوہ بھی پیغام صلح میں کئی لوگوں کی خوابیں شائع ہوئی ہیں۔ اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو ابھی دو سال کی بات ہے۔ سید سعید اللہ صاحب (مجھے نام پوری طرح یاد نہیں رہا) لدھیانوی کی خواب پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ایک لڑکے نے شائع کروائی تھی۔ مگر اس کے علاوہ بھی پیغام صلح میں خوابیں شائع ہوتی رہی ہیں۔ پس یہ دعوےٰ کہ صرف مامور خوابیں اور الہام شائع کر سکتا ہے دوسرے نہیں کر سکتے۔ خود انجمن اشاعت اسلام لاہور کے امیر اور دوسرے ممبروں کے طریق عمل سے غلط ثابت ہوتا ہے۔ نیز میرا الہامات شائع کرنا تو میرے دعوےٰ کے جھوٹے اور سچے ہونے کے متعلق میرے منکروں کے لئے مفید ہوگا۔ اگر میں جھوٹا ہوں۔ تو ان کے ذریعہ سے وہ مجھے جھوٹا ثابت کر سکیں گے۔ مگر یہ طریق بہر حال مومنانہ نہیں۔ کہ جب الہام شائع نہ کیا جائے۔ تو کہا جائے۔ کہ الہام شائع کرو۔ اور جب الہام شائع کیا جائے۔ تو کہا جائے کہ ایسا کیوں کرتے ہو۔ کسی طرح یہ درست نہیں۔ کہ اپنا الہام یا خواب تو شائع کیا جائے۔ مگر مجھ پر اعتراض کیا جائے۔ یہ کہنا کہ ہم نے تو ایک الہام شائع کیا ہے تم بہت سے کرتے ہو۔ تو یہ اور بھی عجیب اعتراض ہوگا۔ کیونکہ یہ تو میرے بس کی بات نہیں۔ کہ میں مولوی محمد علی صاحب کو بہت سے الہام کروا دوں۔ انہیں ایک ہوا انہوں نے ایک شائع کر دیا۔ مجھے درجنوں ہوئے میں نے درجنوں شائع کر دیئے۔ آخر برتن میں سے وہی نکل سکتا ہے جو اس میں ہو۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مقام

سوال ۲:۔ کیا آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقام کو نیز اپنے مقام کے بارہ میں متناقض دعاوی۔ متناقض دلائل کا حامل قرار نہیں دیا۔

جواب۔ یہ تو آپ کا خیال ہے میرا نہیں۔ اس لئے مجھ سے سوال درست نہیں۔

۱۹۰۱ء سے پہلے اور بعد کی بحث

سوال ۳:۔ ان کے مخالفوں پر اپنے دعوے کے متعلق اتمام حجت اور ان کے مقابل خانہ خدا میں کھڑے ہو کر قسمیں کھانے اپنے مقام اور دعوے کے متعلق اللہ تعالیٰ کے علم کھول کر بیان کر دینے کے باوجود ۱۹۰۱ء سے پہلے اور ۱۹۰۱ء کے بعد کی بحث چھیڑ کر حضور کی تمام دلائل پر سے امن اٹھا نہیں دیا۔ کیا عزت رہ گئی بطور سلطان القلم ہونے کے آپ کی۔ مریدوں نے تو ماننا ہی تھا۔ لیکن دوسروں کے ترازو سے وزن ہونا چاہیئے۔

جواب۔ باوجود اس کے لوگ اسی لئے وزن

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

جناب مرزا عبد الرحمن صاحب ... گورداسپور
Gurdaspur

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(بقول آپ کے) ترازو کیطرف کھنچے چلے آرہے ہیں - اور آپ کے مستقیم ترازو کی طرف نہیں آتے ؟

مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے قسم کا مطالبہ

سوال ۳ :- حضرت مولانا محمد علی صاحب کا دعوےٰ ہے کہ مدت سے مطالبہ بصورت چوکھٹہ پیغام صلح میں شائع ہو رہا ہے - کہ آپ کا یہ فرمانا " حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرمایا کرتے تھے - کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا - اور کہ حضرت مسیح موعودؑ کی مجالس میں یہی چرچا رہتا تھا - کہ آپ کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا - یہ دونوں جھوٹ اور افترا ہیں - آپ کا ارشاد جو مولانا نے نوٹ کیا - میں نے " الفضل " میں پڑھا تھا - وہ قسم کا مطالبہ کرتے ہیں - خود اس پر قسم اٹھا چکے ہیں - حضور مطلع فرمائیں - کہ ان کا مطالبہ کیوں ٹھکرا دیا گیا - یا کیوں غلطی تسلیم نہیں کی

جواب - آپ میری تقریر جو اس اعلان کا موجب ہوئی ہے پڑھیں - مولوی صاحب کا جواب بالکل اس تحریک کے خلاف ہے - جو مجھ سے کی گئی - اور جس پر میں نے وہ جواب لکھا - آپ فیضی صاحب اب مولوی علی محمد صاحب اجمیری کا جواب پڑھیں - کسی کی طرف غلط دعوے منسوب کرکے قسم دینا یا قسم کھانا صحیح طریق نہیں

تفسیر نویسی کا چیلنج

سوال ۴ :- آپ نے مولانا صاحب کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا - تو انہوں نے قبول کیا - حضرت مولانا نے آیت اسمہ احمد اور مصری صاحب نے آیت خاتم النبیین پر تفسیر لکھنے کے لئے حضور کے ارشاد پر لبیک کہا - اور یہ بار بار دہرایا گیا - معلوم نہیں شرف باریابی کیوں حاصل نہ ہوئی چیلنج دے کر جب قبولیت ہوئی تو خاموشی اختیار کر لی گئی - کیوں ؟

جواب :- اس لئے کہ ہر شخص جانتا ہے کہ یہ تقویٰ کے خلاف ہے - معارف کا علم غیر اختلافی آیات سے ہوتا ہے - آخر ان کا کیا حرج ہے کہ قرعہ ڈال کر تفسیر نویسی کریں کیا باقی قرآن میں معارف نہیں ؟ اختلافی مسائل میں تو انسان کی رائے قائم ہو چکی ہے - اس لئے اس میں تفسیر نویسی کا مقابلہ فضول ہے - آپ یہ فرمائیں قرآن کریم کے کسی دوسرے حصہ کی تفسیر مولوی صاحب کو کیوں بری لگتی ہے - اور جب قرعہ کا سوال ہے تو مولوی صاحب یہ کیوں امید نہیں رکھتے کہ شاید انہی کے مطلب کی آیت پر قرعہ نکل آئے میں نے جو چیلنج کیا ہے وہ تو معقول ہے - کہ خدا تعالیٰ پر آیتوں کے انتخاب کو چھوڑ دیا جائے - جو بھی حصہ نکل آئے اس پر تفسیر لکھی جائے آخر فرمائیں کہ اس میں میری کیا چالاکی ہے اور میں اس سے کیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہوں - اور ان کا کیا نقصان ہے - اگر ان کا نقصان نہیں تو چیلنج دینے والے کی بات بہر حال مقدم رہیگی - وہ کوئی نئی راہ نکالنا چاہتے ہیں - تو اس کا الگ چیلنج دے دیں میرے چیلنج کو بلا کسی معقول دلیل کے کیوں غلط کرتے ہیں -

شرک فی النبوت

سوال ۵ :- آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نئی نبوت کے اجراء کا عقیدہ جس سے کل روئے زمین کے مسلمان کافر اور دائرہ اسلام سے خارج آپ نے ابتدا میں قرار دیئے - اس کو آپ نے اب تک واپس نہیں لیا اور کوئی غیر مسلم کلمہ پڑھ کر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کے اقرار کے باوجود وہ آپ کی نظر میں مسلمان نہیں جب تک کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا اقراری نہ ہو - کیا یہ شرک فی النبوت نہیں کہاں تک اسلام کی تائید و نصرت کا موجب ہے - کہاں تک اتحاد اسلام کی بربادی کا موجب آئندہ انبیاء کی آمد بھی اس میں صورت پیدا کرتی جائیگی - اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے - کیونکہ وہ آئینگے آپ کے سلسلہ میں سے ہی -

جواب :- شرک فی النبوت تو ہمیشہ سے چلا آتا ہے - آدمؑ بھی نبی اور نوحؑ بھی نبی ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی سے شرک فی النبوت نہ ہوا تو اب ایک سے کیا ہو جائیگا - اور اگر شرک سے مراد شراکت ہے - تو خادم شریک نہیں ہوا کرتا - ہم نے آج تک نہیں سنا کہ خادم کو کسی نے شریک کہا ہو - شراکت اس نبی سے ہو سکتی ہے - جو براہ راست نبوت کا مدعی ہو - باقی یہ بالکل غلط ہے - کہ میں نے سارے مسلمانوں کو کافر کہا میں نے اپنی عمر بھر میں کسی ایک مسلمان کو بھی کافر نہیں کہا وہ بھی اپنے کو مسلمان کہتے ہیں - میں بھی انہیں مسلمان کہتا ہوں سوال تو حقیقت اسلام کے پائے جانے کا ہے - سو اس بارہ میں تو اکثر غیر احمدیوں سے میں نے سنا ہے - کہ اب مسلمانوں میں حقیقت اسلام باقی نہیں رہی - اور غالباً آپ لوگ بھی یہی کہتے ہیں -

مباہلہ کا چیلنج

سوال ۶ :- آپ نے حضرت مولوی صاحب کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا - انہوں نے قبول کیا پھر خاموشی کیوں ہو گئی گو ساری جماعت تک مولوی صاحب کا جواب نہ پہنچ سکا ہو لیکن آپ تک تو پہنچ چکا ہے -

جواب :- اس کا جواب چھپ چکا ہے - میں نے کس بات پر مباہلہ کا چیلنج دیا تھا - ذرا میری تحریر نکال کر دیکھیں اور مولوی صاحب نے کیا منظور کیا اسے بھی دیکھیں چیلنج کسی کا اور بحث کوئی تجویز کرے کیا یہ معقول ہے -

مصری صاحب کے مضمون کا جواب

سوال ۷ :- فرقان میں چوہدری ظفر اللہ صاحب کے شائع شدہ مضمون نے جو انہوں نے مولانا یعقوب خان صاحب کے جواب میں لکھا پڑھ کر متذبذب حالت ہو گئی لیکن اطمینان سے بہت دور ہی رہ سکا - دل حضرت امیر کی بیعت کے فسخ کرنے پر کچھ کچھ مائل ہو گیا - چونکہ میں مطمئن نہ ہو سکا تھا - اسی حالت میں وقت گزرتا گیا - کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کا مضمون خلافت وغیرہ کے متعلق چوہدری صاحب کے جواب میں پیغام صلح میں شائع ہوا - جس نے تریاق کا کام کیا - جواب کا " الفضل " میں انتظار کیا لیکن لاحاصل معلوم نہیں کیا وجہ - آپ حکم فرمائیں یا خود خطبہ دیں - تاکہ ان کے دلائل کا قاطع جواب ہو -

جواب :- مصری صاحب کا اپنا رویہ اس کا جواب ہے - آپ ان کی سابق تحریرات پر اور قسم پر غور کریں -

دعا کریں اور قادیان آئیں

سوال ۸ :- آپ کی جماعت کے اکثر دوست مجھے تبلیغ کرتے ہیں - میں بھی ان سے سوالات کرتا رہتا ہوں - وہ میرا منہ تو وساوس پیدا کرکے بند کر دینے کی کوشش کرتے ہیں - لیکن کوئی محکم برہان جس سے دل تصدیق کرے نہیں دیتے - جب میں اعتراض کرتا ہوں - تو اس کو مفہم کرنے کی کوشش کرتے ہیں - حوالے بہت پیش کرتے ہیں محکم کی بجائے متشابہ عبارات سے دل کو بہت کوفت پہنچاتے ہیں - اللہ ان کی نیت کی ان کو جزا دے - تبلیغ احمدیت اور تبلیغ نبوت کا بڑا جذبہ رکھتے ہیں - لیکن ان کی مثال چٹان پر مٹی جیسی ہے - یہ دوست اپنے نظام - کثرت - شہرت اور آپ کے وجود کو ملہم حال رؤیا اور مکاشفات ہونے کو میرے اطمینان کے لئے اکثر پیش کرتے ہیں - میرا ان کو جواب یہی ہوتا ہے - کہ عمل کے لحاظ سے آپ میں اور غیر احمدی میں بہت کم فرق رہ گیا ہے - جو بڑی سرعت سے پورا ہوتا جا رہا ہے - آپ دلائل زیادہ دیتے ہیں - اکثر نمازی بھی پڑھتے ہیں تہجد خواں بھی ہیں - لیکن دل میں خشیۃ اللہ نہیں - اکثر کے متعلق میرا تجربہ ہے الا ما شاء اللہ یہی حالت غیر احمدیوں کی ہے - انسانیت کے اکثر مجرم گویا اصل احمدیت کا ہے - نظام کا تعلق دنیا سے ہے - نیکی کا خدا سے - دنیاداروں کے نظام سے آپ بہت بڑھ چڑھ کر ہیں - نظام فانی چیز ہے - نیکی ابدی - حضور آپ کے متعلق جو الجھن میرے دل میں ہے - وہ بھی اکثر ان سے کہتا ہوں - لیکن کسی کو جب جواب نہیں بن پڑتا - تو آپ کے حضور عرض خواہی کی بھی جرأت کسی کو نہیں پڑتی - یہ اسلامی دستور کے کسی حد تک خلاف بات ہے - اس میں کہاں تک غلطی پر ہوں ؟

جواب - اس کا ذریعہ مضمون نہیں - اس کا ذریعہ دعا ہے - آپ دعا کریں کبھی قادیان آکر ایک دو دن رہیں - آخر لوگ ہر دوارد یکھنے بھی تو چلے جاتے ہیں - ہم احمدی تو جادو کے قائل نہیں مسجد مبارک میں نماز پڑھنے کی توفیق ہی مل جائیگی - ہمارے پیچھے نماز پڑھنے کی بھی ضرورت نہیں - بے شک الگ پڑھیں - اور خدا تعالیٰ سے دعا کریں - اور آرام سے بیٹھ کر مسائل دریافت کریں آخر ہدایت کا معاملہ معمولی نہیں ہے -

واقفین زندگی برائے داخلہ مالی کلاس

سلسلہ کو اپنی ضروریات کے لئے تین چار مالیوں کی ضرورت ہے لہذا ایسے مڈل پاس واقفین زندگی جو زمیندارہ خاندان سے تعلق رکھتے ہوں - خصوصاً ارائیں قوم سے جنکی صحت بھی اچھی ہو بہت جلد پیش کریں - اگر کوئی ایسے دوست ہوں جنہوں نے اپنے آپ کو وقف تو کیا ہوا ہے - اور اس ضرورت کیلئے موزوں ہیں - لیکن اس وقت تک ان کو کسی خدمت سلسلہ کے لئے بلایا نہیں گیا وہ بھی اپنے متعلق یاددہانی کرا دیں تاکہ ان کو اس ضمن میں موقعہ دیا جا سکے - اگر کوئی دوست زندگی وقف نہ کر سکیں لیکن سلسلہ کی طرف سے مالی کلاس کی تعلیم دلانے کی صورت میں وہ بعد میں کم از کم پانچ سال تک سلسلہ کیلئے تجویز کردہ معاوضہ پر کام کرنے کیلئے تیار ہوں - وہ بھی اطلاع دیکر ممنون فرمائیں - احباب فوری طور پر اس طرف توجہ فرمائیں -

(انچارج تحریک جدید قادیان)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

شذرات

چالیس لاکھ عورتوں کے لئے خاوند مہیا کرنے کا مسئلہ

گلوب ایجنسی نے لنڈن سے ۱۶ ستمبر ۱۹۴۵ء کو یہ خبر شائع کی۔ کہ

"برطانیہ میں اس وقت تیس لاکھ سے زیادہ ایسی عورتیں موجود ہیں جنہیں کنوارہ رہنا پڑے گا انہیں نہ ہی خاوند نہ ہی اولاد اور نہ ہی حقیقی گھر حاصل کرنے کی کوئی امید ہے۔

گذشتہ صدی سے عورتوں کی مردوں کی نسبت زیادتی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا آ رہا ہے ۱۹۳۹ء میں برطانیہ میں ۳۴۴۸۳۸۱۲ عورتیں مردوں سے زیادہ تھیں۔ اس وقت تین لاکھ آدمی جنگ کی نذر ہو چکے ہیں۔ اور ان کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے مرد ہیں۔ جو اس قدر معذور ہیں۔ کہ ان کے لئے اپنے بستروں سے اٹھنا بھی محال ہے۔

اخبار "سنڈے کرانیکل" کی ایک عورت نامہ نگار کا بیان ہے کہ جنگ کے بعد ایک یہ مسئلہ بھی پیش آنے والا ہے۔ کہ ان ہزارہا لڑکیوں کا کیا بنے گا۔ جن کے خاوند جنگ میں ہلاک ہو چکے ہیں۔

اگر ہر مرد ایک ایک عورت سے شادی کرے تو اندازہ لگایا جاتا ہے۔ کہ چالیس لاکھ عورتوں کو خاوند میسر نہیں آ سکتے۔ لیکن سابقہ ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ برطانیہ کے تقریباً نصف کے قریب مرد متاہل زندگی بسر کرنے کے عادی نہیں (اس لحاظ سے عورتوں کی تعداد جن کو انگلستان میں خاوند میسر نہیں آ سکتے۔ اور بھی وہ بڑھ جائیگی) مردوں کی کمی صرف برطانیہ تک ہی محدود نہیں امریکہ میں کنواری لڑکیوں کی تعداد ۲۰۰۰۰۰ ہے اور اس کے مقابلہ میں مردوں کی تعداد صرف ۹۰۰۰۰۰ ہے (گویا عورتوں کی تعداد مردوں کے مقابلہ میں ۳۰۰۰۰۰ زیادہ ہے) اس کے علاوہ یورپ کے اکثر حصوں میں مرد تقریباً نابود ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر ڈیوڈیس سیکرٹری مجلس راہنمائے شادی (انگلستان) کا خیال ہے۔ کہ اس مسئلہ کا واحد حل یہ ہے۔ کہ عورتیں مختلف ذرائع معاش کے حصول کی طرف متوجہ ہوں۔ تاکہ وہ مصروفیت کی زندگی بسر کر سکیں"۔

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ دنیا میں قحط الرجال ہو چکا ہے۔ اور کروڑ ہا کنواری لڑکیاں اور عورتیں متاہل زندگی سے محروم رہنے کے لئے مجبور ہیں انگلستان ہی نہیں بلکہ تمام یورپ اور امریکہ کے ممالک جو جنگ کی لپیٹ میں آ چکے ہیں لڑکیوں کے لئے خاوند مہیا کرنے کا انتظام نہ کر سکنے پر مایوسی اور بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں۔ گویا تمام غیر اسلامی دنیا اس امر کو محسوس تو کرتی ہے کہ بحیثیت انسان ہونے کے ہر مرد و عورت کو متاہل زندگی بسر کرنے کا موقعہ ملنا چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر انسان راحت و تسکین حاصل نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی دینی یا دنیوی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ لیکن سوائے عورتوں کی حالت پر رحم اور ان سے ہمدردی کا اظہار کرنے یا ان کی بدقسمتی پر اظہار افسوس کرنے کے عملاً ان کے لئے کوئی انتظام نہیں کر سکتی۔ کیوں؟ اس لئے کہ اول تو بعض لوگ غیر فطری طور پر متاہل زندگی بسر کرنا ہی نہیں چاہتے۔ اور باقی مرد تعداد میں اس قدر کم ہیں۔ کہ عورتوں کے مقابلہ میں ان کی کچھ نسبت ہی نہیں۔ ان حالات میں ایک سے زیادہ بیویاں نہ کر سکنے کی مذہبی اور رسمی پابندی کی وجہ سے یورپ اور امریکہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ عورتوں کا معاملہ نہایت ہی تشویشناک ہے۔ اور بجائے اس کے کہ وہ عورت کے جائز حق کو پورا کرے یہ تجویز کر رہا ہے۔ کہ عورتیں کاروباری دنیا میں مصروف ہو جائیں۔ اور روزی کمانے کی فکر میں لگی رہیں۔ ظاہر ہے کہ یہ اس مسئلہ کا نہایت غیر معقول حل ہے۔ اول تو خدا تعالےٰ نے مرد و عورت کے قوے علیحدہ علیحدہ بنائے ہیں۔ اور ان کا دائرہ عمل جدا رکھا ہے۔ عورتوں کو خلاف فطرت مصروف رکھنے کا جو بھی طریقہ تجویز کیا جائیگا محض عارضی ہوگا۔ اور پھر اس سے دنیا میں جس قدر بداخلاقی اور بدعنوانی بڑھے گی اس کا تخمینہ ہی پریشان کن ہے۔ دنیا عورت کو اس کے ذہنی اور جسمانی قوے کے متعلق غلط اندازہ کر کے اسے کاروبار میں لگا کر پہلے ہی جو تلخ تجربہ کر چکی ہے۔ اب اس سے فائدہ نہ اٹھانا سراسر حماقت ہے۔ اور جب تک عورت کو اس کے اپنے اصلی مقام یعنی گھر میں نہ رکھا جائیگا۔ یہ مسئلہ حل نہ ہوگا۔ اس صورت میں سب عورتوں کے لئے خاوند مہیا کرنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ جو صرف اسلام نے پیش کیا ہے۔ کہ مرد اپنے حالات کے مطابق ایک بیوی سے زیادہ چار تک بیویاں کریں۔ یورپ اس سے پہلے اسلام کے متعدد اصول کو اپنا چکا ہے۔ طلاق جو یورپ کے نزدیک حرام تھی یورپ اور امریکہ میں اب رائج ہو چکی ہے۔ اسی طرح ضرورت ہے کہ اب اسلام کے تعدد ازدواج والے مسئلہ پر عمل کیا جائے۔

کمیونزم اپنے اصول کو ترک کر چکی ہے

دہلی کے انگریزی اخبار "ڈان" ۱۹ ستمبر میں کمیونزم کے متعلق ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس سے استفادہ کرتے ہوئے ذیل کی سطور قلم بند کی گئی ہیں۔

سیاسیات کے ماہر جانتے ہیں۔ کہ آج کل کمیونزم یعنی اصلی اور صحیح کمیونزم ہر جگہ ناکام ہو رہی ہے۔ ایک وقت تھا جبکہ کمیونزم کے اصول کو نہایت عمدہ سمجھا جاتا تھا۔ اور اپنے اصول کی پابندی کرنے والے کمیونسٹ باوجود قوموں اور حکومتوں کی مخالفت کے اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے رہتے تھے۔ لیکن اپنے اصول کی پابندی اور ان کی صحت پر اعتقاد اور ان کو بہترین سمجھنا اب کمیونسٹ کے عقائد میں شامل نہیں رہا کمیونسٹ اب عام طور پر اپنے مخصوص اصول کو چھوڑ رہے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ کمیونسٹ اس عالمگیر جنگ میں شامل ہوئے۔ اور آج دنیا روس کی جنگ میں شمولیت اور اسے کامیابی سے جاری رکھنے پر مبارکباد دے رہی ہے۔ اور اتحادی اقوام روس کی جنگی خدمات کے معترف ہیں۔ اس جنگ کی کامیابی نے روس کی طاقت کو ہی نہیں بڑھایا بلکہ تمام ممالک میں کمیونسٹوں کے وقار اور اقتدار کو بڑھا دیا ہے۔ لیکن روس نے یہ تمام اقتدار اور کمیونسٹوں نے یہ تمام وقار اپنے اصول کی قربانی کر کے حاصل کیا ہے۔ وہی قوم جو پہلے سرمایہ دار جمہوریتوں پر نکتہ چینی کرتی رہی ہے۔ اب اپنے اندر ایسے انقلاب کی بنیاد قائم کرتی محسوس کر رہی ہے۔ جو ان کے لئے اقتدار حاصل کرنے کے لئے نئے امکانات اور مواقع بہم پہنچا سکتی ہے۔ کمیونسٹ اپنے اصول کو آہستہ آہستہ برطرف کر کے اپنے مخالفین کے اصول کو اپناتے جا رہے ہیں۔

اب وہ رجعت پسند طبقہ اور ممالک سے جو دراصل طاقت اور حکومت کا ہی دوسرا نام ہے تعلقات قائم کر رہے ہیں۔ اور اس موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ کہ کہاں اور کس طرح حکومت حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ امریکہ میں کمیونسٹ پارٹی توڑ دی گئی ہے۔ اور اس کی بجائے ایک ایسی سوسائٹی بنا دی گئی ہے۔ جس کے خیال میں سرمایہ داروں سے بحیثیت جماعت رواداری برتنا ان کے مخصوص اصول کے خلاف نہیں۔ اٹلی میں بھی کمیونسٹ ملوکیت اور رجعت پسندوں کا ساتھ دے رہے ہیں۔ یونان میں انہوں نے نئی حکومت کو امداد دینے کا اس شرط پر وعدہ کیا ہے۔ کہ نئی کیبنٹ میں دو تین ایسے ممبر شامل ہوں۔ جن کو رجعت پسند طبقہ کی طرف سے مقابلہ کا خطرہ نہ ہو۔ فرانس میں انہوں نے قدامت پسندانہ اقتصادی اقدامات کو قبول کیا ہے۔ اور چین میں ان کی سرگرمیوں کا کمیونسٹ کے علاوہ ہر دوسرا نام رکھا جا سکتا ہے۔ خود سوویٹ روس کی حال ہی کی سرگرمیاں اعتراض سے بالا نہیں۔ جنگ کے بعد شہنشاہیت کا مخالف روس خود ملوکیت کی طرف آ رہا ہے۔ حالانکہ ملک ہوس گیری کے اصول کا مقابلہ ہی ایک ایسا اصل تھا۔ جو کمیونسٹ کبھی ہاتھ سے نہ دیتے تھے۔ روس کی مخفی چالیں اور خبروں اور ان کی اشاعت پر اس کی پابندیاں بذات خود جمہوریت کے اصول کے خلاف ہیں۔ اور اب تو یہ بات بھی الم نشرح ہو رہی ہے۔ کہ سوویٹ روس معاہدات کی پابندی کرنے میں بھی بے حد غیر محتاط واقع ہوا ہے۔ اپنے پرانے حریف جاپان پر حملہ کر کے روس نے اس سے جو بیوفائی کی۔ اسی طرح بعد میں پوٹسڈم کانفرنس کی شرائط کی جس طرح روس نے بے حرمتی کی ہے یہ روس کی خود اپنے ہی اصول کی خلاف ورزی ہے۔

۱۹ ستمبر کے اخبارات میں وزراء خارجہ کے اجلاس کی جو کارروائی شائع ہوئی ہے۔ اس سے بھی یہ مترشح ہوتا ہے۔ کہ روس کے دوسرے ممالک پر قبضہ کرنے کے متعلق ارادے پختہ ہو چکے ہیں۔ اب روس شمالی افریقہ اور بحیرہ احمر کے جزائر اور علاقوں پر اپنا قبضہ جمانا چاہتا ہے۔ اور جبکہ اس نے کہ وہ امریکہ کی مشترکہ انتظامیہ کمیٹی بنانے کی تجویز کو قبول کرے۔ اس کا منشاء یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ ان علاقوں کا انتظام خود اپنے ہاتھ میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مولوی محمد علی صاحب کے بے جا مطالبات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مباہلہ کیلئے تیار ہیں

مولوی صاحب اب کیوں خاموش ہیں؟

فیصلہ کن طریق مباہلہ سے گریز

"الفضل" ۲۲ اور ۲۴ - اگست ۴۵ء میں خاکسار نے کسی قدر تفصیل کے ساتھ مولوی محمد علی صاحب کی دعوت مباہلہ کی حقیقت پیش کی ہے - اور یہ وضاحت کے ساتھ بتایا ہے - کہ مولوی صاحب کے پیش کردہ امور بالکل غیر متعلق اور غیر فیصلہ کن ہیں - نیز ایسے امور پر دعوت مباہلہ دینا اہل انصاف اور حق پسند انسان کے نزدیک خود مولوی صاحب کے گریز کی علامت ہے - لیکن معلوم ہوتا ہے - مولوی صاحب اور اُن کے بعض متعصب ساتھیوں کی (جن میں ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" بھی شامل ہیں) میرے اُن پیش کردہ حقائق سے تسلی نہیں ہوتی - یہ بات ایک موٹی عقل کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے - کہ مولوی صاحب نے تین امور پیش کر کے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں مباہلہ کا چیلنج دیا - جس کے متعلق مولوی صاحب کے ایک ہم خیال کی تحریک پر میں نے مولوی صاحب کے ان ہم خیال صاحب نے ایک خط اُن کو تحریر کیا - کہ آپ کے پیش کردہ امور میں سے (ا) بعض غیر متعلق ہیں - (ب) بعض غیر فیصلہ کن ہیں - (ج) اور بعض حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر اتہام ہیں - اس لئے براہ کرم ان امور کو چھوڑ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے بارہ میں تبدیلی عقیدہ پر مباہلہ کرنا منظور کریں - کیونکہ صرف یہی امر تصفیہ کن ہے -

ہمارے اس خط کے جواب میں مولوی صاحب کیلئے صرف دو ہی رستے کھلے تھے - یعنی یا تو وہ ہماری پیش کردہ پوزیشن کو تسلیم کر لیتے - یا اس سے انکار کرتے اور کہتے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے بارہ میں تبدیلی عقیدہ اصل مابہ النزاع نہیں بلکہ اصل اختلاف یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عقیدہ میں تبدیلی کس سال فرمائی - مگر مولوی صاحب نے ان دونوں راستوں میں سے کوئی بھی اختیار نہ کیا اور خاموشی اختیار کر لی - اور کسی غیر متعلق آدمی نے لکھ دیا - کہ آپ کے خطوط قابل التفات ہی نہیں اور یہ سارے امور (اور اس کے علاوہ دوسرے امور جن کا ذکر میں نے اپنے گزشتہ مضامین میں کیا ہے) اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ مولوی صاحب نے صاف طور پر مباہلہ سے گریز کیا۔

پیش کردہ امور غیر معقول ہیں

اس وقت میرے مدنظر مولوی صاحب کے ۱۸ اگست ۱۹۴۵ء والے مضمون کی وہ تحریر ہے - جس میں انہوں نے لکھا ہے - "میں حیران ہوں کہ میاں صاحب کو اس بات سے کس نے روکا ہوا تھا کہ جب میرا چیلنج مباہلہ شائع ہوا تھا تو وہ خود کہہ دیتے کہ میری پیشکردہ تین باتوں میں سے فلاں فلاں اُن پر اتہام ہے - اور فلاں بات انہیں مسلم ہے ..... میں تو اب بھی ان کی اپنی تحریر چاہتا ہوں جس میں صفائی سے وہ یہ اعلان کر دیں کہ میرے پیشکردہ امور میں سے کونسی بات اُن پر اتہام ہے - اور کونسی انہیں مسلم ہے" - نیز پیغام صلح ۱۲ ستمبر ۴۵ء میں ایڈیٹر صاحب کے یہ الفاظ ہیں - "حضرت امیر ایدہ اللہ تعالیٰ نے خلیفہ صاحب کو دعوت مباہلہ دیتے ہوئے جو تین امور پیش کئے ہیں - اس کے متعلق خلیفہ صاحب کو خود کوئی اعلان کرنا چاہیئے" وغیرہ اس کے متعلق مناسب تو یہی تھا کہ میری اور محمد اسلم صاحب کی مولوی صاحب کے ساتھ خط و کتابت اور اس کے متعلق خاکسار کے مضامین مندرجہ "الفضل" ۲۲، ۲۴ اگست ۴۵ء کو کافی خیال کیا جاتا اور اس امر پر زور نہ دیا جاتا کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خود مولوی صاحب سے اُن کے پیش کردہ امور کے بارہ میں خطاب فرمائیں - مگر چونکہ اس معاملہ کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے - اس لئے اس کے متعلق کچھ عرض کر دینا ضروری خیال کرتا ہوں -

(اول) یہ کہ مولوی صاحب کی دعوت مباہلہ اور اس میں پیشکردہ امور بالکل غیر معقول اور ناقابل توجہ ہیں - مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری ۳۱ - اکتوبر اور یکم نومبر ۱۹۴۴ء کے "الفضل" میں اُن کی غیر معقولیت کے متعلق تفصیلی مضامین لکھ چکے ہیں - لہذا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے لئے یہ چنداں ضروری نہیں کہ حضور مولوی صاحب کے غیر معقول مطالبات کا جواب خود دیں - بالخصوص اس صورت میں جبکہ مولوی صاحب کے پیشکردہ امور کی غیر معقولیت ہر کس و ناکس پر ظاہر و باہر ہے - حتّٰی کہ خود مولوی صاحب کے مرید بھی ان امور کی غیر معقولیت کو محسوس کر کے معقول و مفید مگر فیصلہ کن طریق مباہلہ مولوی صاحب کی خدمت میں پیش کرتے ہیں -

مباہلہ دعویٰ پر ہوتا ہے نہ کہ دلیل پر

بہر حال جس حد تک مولوی صاحب کے پیشکردہ امور کی غیر معقولیت کا سوال ہے - اس کے لئے قاضی صاحب کے مضامین اور خود مولوی صاحب کے مریدوں میں ان کی غیر معقولیت کا احساس پایا جانا ہی کافی تھا تاہم ان کی غیر معقولیت کے لئے مندرجہ ذیل امور بھی قابل غور ہیں -

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مباہلہ مدعی کے دعویٰ پر ہوتا ہے - نہ کہ دلائل پر - اب جس حد تک دعویٰ کا سوال ہے حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں - "ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے - (۲) یہ کہ آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے - دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا اور وفات تک اس پر قائم رہے یہ ہمارا دعویٰ ہے - اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں"۔

مباہلہ کے مسلمہ اصول کے مطابق چاہیئے تھا کہ مولوی صاحب حضور کے اس مسلمہ دعویٰ پر مباہلہ کا چیلنج دیتے - یا جب ان کو توجہ دلائی گئی تھی - وہ اس پر مباہلہ کی منظوری کا اعلان کر دیتے - مگر ہوا اس کے برعکس یہ کہ مولوی صاحب نے اصل دعویٰ کو نظر انداز کر دیا اور اُن دلائل و شواہد پر مباہلہ کی دعوت دے دی جو حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے اس دعویٰ کی تائید میں پیش فرمائے تھے - مثلاً تعریف نبوت کی تبدیلی کے متعلق ۱۹۰۱ء کی تعیین - نبوت کے انکار والی سابقہ تحریروں کی منسوخی اور نبوت کے بارہ میں سابقہ اجتہاد کی غلطی کا مجالس میں چرچا وغیرہ امور تمام تائیدی دلائل و شواہد ہیں جو حضور نے اپنے اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے پیش فرمائے ہیں - مگر یہ عجیب منطق ہے - کہ مدعی کے اصل دعویٰ کو تو نظر انداز کر دیا جائے اور اس کے اپنے دعویٰ کی تائید میں پیشکردہ دلائل و شواہد میں سے بعض دلائل کو مباہلہ کے لئے پیش کر کے شور مچا دیا جائے کہ فلاں دلیل جو تم نے اپنے دعویٰ کے حق میں دی ہے - اس پر مباہلہ کر لو - جس کا صاف مطلب یہ ہوگا کہ جس حد تک دعویٰ کا سوال ہے فریق مخالف کو اس سے تو کوئی اختلاف نہیں ہاں اس کو مدعی کے اپنے دعویٰ کے حق میں پیشکردہ دلائل میں سے بعض دلائل کے ساتھ اختلاف ہے - اور اگر یوں نہیں - بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے - کہ فریق مخالف نہ دعویٰ کے ساتھ اتفاق کرتا ہے - اور نہ دلائل کے ساتھ تو پھر دنیا کا کوئی عقل مند انسان اس کی اس پوزیشن کو تسلیم نہیں کرے گا ہر ایک یہی کہے گا کہ دعوے کو چھوڑ کر دلائل پر مباہلہ کی دعوت دینا عقل و انصاف کے خلاف ہے - مثال کے طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے علم پا کر یہ دعویٰ فرمایا ہے - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی دربارہ مصلح موعود کے حضور ہی مصداق ہیں - اب کوئی عقل کا دشمن ہی ہوگا - جو حضور کے اس دعویٰ کو تو نظر انداز کر دے - اور حضور کے اپنے مصلح موعود ہونے کی تائید میں پیشکردہ دلائل میں سے کسی دلیل پر مباہلہ کا چیلنج دے دے - یہی حال آج مولوی صاحب کا ہے - کہ وہ بعض امور اپنی طرف سے حضور کی ذات پر غلط طور پر منسوب کر کے اُن پر مباہلہ کا چیلنج دے رہے ہیں - اور بعض ایسے امور پیش کر رہے ہیں جو حضور نے اپنے اصل دعوے کے حق میں بطور تائید پیش فرمائے - پس اصل دعویٰ کو چھوڑ کر دلائل و شواہد پر زور دینا بالکل غیر معقول ہے - اور دنیا کا کوئی عقل مند انسان اُن کی اس پوزیشن کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں -

دوسرا امر اس سلسلہ میں قابل غور یہ ہے - کہ وقتاً فوقتاً مولوی صاحب کو اُن کے مطالبات کی غیر معقولیت کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی ہے - (مثلاً ملاحظہ ہو الفضل ۳۱ اکتوبر یکم نومبر ۱۹۴۴ء - ۲۲ - ۲۴ - اگست ۱۹۴۵ء نیز ۱۲ ستمبر ۱۹۴۵ء) مگر مولوی صاحب یا ان کا اخبار "پیغام صلح" آج تک ان امور کی غیر معقولیت کا انکار نہیں کر سکے - پس اُن کا اس بارے میں خاموش رہنا خود اس امر کا بڑا زبردست ثبوت ہے - کہ مولوی صاحب کے پیش کردہ امور بالکل غیر معقول اور ناقابل توجہ ہیں -

دعویٰ مصلح موعود پر مباہلہ سے گریز

(دوم) یہ کہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء کے موقع پر ۲۸ دسمبر کی معرکۃ الآرا تقریر میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی صاحب کو اپنے اعلان مصلح موعود کے متعلق مخاطب کر کے فرمایا۔

(۱) "مولوی صاحب کے سب اعتراضات بے حقیقت ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے انکشاف کے بعد تو ان کی کوئی حقیقت باقی ہی نہیں رہتی۔ اگر وہ سمجھتے ہیں۔ کہ میں نے جھوٹ بولا۔ تو مجھ سے مباہلہ کر لیں۔ اگر وہ کہتے ہیں۔ کہ خواب شیطانی ہے۔ تو قسم کھا کر اس کا اعلان کریں۔ پھر خدا تعالیٰ کا ہاتھ دیکھیں۔" (الفضل ۱۱ جنوری ۱۹۴۵ء)

ظاہر ہے۔ کہ اس میں حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مولوی صاحب کو اپنے دعویٰ مصلح موعود پر مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اب انصاف کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب اس چیلنج کے بارے میں وضاحت کے ساتھ کوئی اعلان کرتے یعنی یا تو مباہلہ پر آمادگی کا اظہار کرتے۔ یا اس سے انکار۔ مگر ہوا یہ کہ مولوی صاحب نے اس بارے میں تو خاموشی اختیار کر لی۔ اور اپنی طرف سے ایک نیا چیلنج مباہلہ پیش کر دیا۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ مولوی صاحب فیصلہ کن طریق سے گریز کرتے اور مباہلہ کے میدان سے کسی نہ کسی طرح بھاگنا چاہتے ہیں

تین پیش کردہ امور کے متعلق خاموشی

(ب) اسی جلسہ سالانہ کے موقع پر اپنی ۲۷ دسمبر کی تقریر میں حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے تین اور امور پیش کر کے مولوی صاحب کو فیصلہ کن طریق کی طرف دعوت دی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا (۱) پھر میں نے آسان طریقے فیصلے کے خود ان کے سامنے بارہا پیش کئے ہیں۔ وہ ان پر چل کر کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے۔ مثلاً میں نے بارہا کہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں ہمارے جو عقائد تھے۔ اور جن کی ہم اشاعت کرتے رہے۔ وہی درست عقائد ہیں۔ وہ اس زمانہ کی میری تحریروں سے میرے عقائد نکال لیں۔ اور میں ان کی تحریروں سے ان کے عقائد نکال لیتا ہوں۔ اور پھر دونوں اپنی اپنی تحریر کے نیچے لکھ دیں۔ کہ آج بھی ہمارے یہی عقائد ہیں۔ اور پھر ان کو شائع کر دیں۔ ہاں کوئی فریق دوسرے کی تحریر کو ادھورا پیش کرے۔ تو ادھورا حوالہ پورا کرانے کا حق ہوگا۔ یا وہ ایسا حوالہ اسی زمانہ کا لکھوا سکتا ہے۔ جو اس حوالہ کا شارح ہو۔ اس پر جھگڑا ختم ہو جائیگا۔

(۲) پھر ہم کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری زمانہ میں نبوت کی جو تشریح فرمائی۔ وہ حضور کے رسالہ "ایک غلطی کے ازالہ" میں موجود ہے۔ مگر وہ (یعنی مولوی صاحب۔ ناقل) کہتے ہیں کہ اس رسالہ میں بھی وہی بیان ہے۔ اور وہی تشریح ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پہلے زمانہ میں نبوت کی کرتے تھے۔ میں کہتا ہوں۔ کہ اس رسالہ پر ہم دونوں دستخط کر دیں اور لکھ دیں کہ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے۔ مگر وہ اس طریق کے مطابق بھی فیصلہ کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

(۳) ایک اور طریق یہ ہے۔ کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں ایک حلفیہ بیان عدالت میں دیا تھا۔ وہ اپنی اس شہادت پر دستخط کر دیں اور لکھ دیں۔ کہ آج بھی میرا یہی عقیدہ ہے۔ میں بھی اس پر دستخط کر دوں گا۔ کہ میرا بھی یہی عقیدہ ہے اور بس بات ختم ہو جائیگی۔" (الفضل یکم جنوری ۱۹۴۵ء)

یہ امور کس قدر فیصلہ کن ہیں۔ اور ان پر توجہ کرنا مولوی صاحب کے لئے کس قدر دشوار ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ "الفضل" یکم ستمبر ۱۹۴۵ء میں جناب الیس۔ بکھو صاحب پلیڈر گورداسپور کی مولوی صاحب کے ساتھ ان امور کے بارہ میں شائع شدہ خط و کتابت سے بھی ہو سکتا ہے۔ مولوی صاحب نے آج تک ان امور کے بارہ میں کوئی وضاحت نہیں کی۔ اور مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ افسوس ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اپنے خطبہ میں (جس میں وہ حضور کی اس تقریر کا جواب دے رہے تھے) ان امور میں سے کسی کا ذکر تک نہ کیا۔ اور جس طرح دعوت مباہلہ دربارہ مصلح موعود کے متعلق خاموشی اختیار کر لی۔ اسی طرح دوسرے تین امور کے متعلق بھی لب کشائی کو گناہ خیال کیا۔ تعجب پر تعجب اور حیرت پر حیرت آتی ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب حضور کے مطالبات کے جواب میں خود تو خاموشی اختیار کر لیں۔ مگر تین نئے مگر غیر متعلق۔ غیر فیصلہ کن اور غیر معقول امور پیش کر کے شور مچا دیں۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مولوی صاحب کے پیش کردہ امور کا جواب خود نہیں دیتے کہاں کا انصاف اور کہاں کی دیانت ہے؟

حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جو مکتوب ہمارے خط کے جواب میں ارسال فرمایا۔ اس میں بھی معلوم ہوتا ہے۔ حضور نے اسی امر کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔ "بشرطیکہ مولوی صاحب بھی ہمارے بعض بتائے ہوئے امور پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں انہیں بھی یہ حق ہوگا۔ کہ ہمارے بتائے ہوئے امر کے بارہ میں اعلان کر دیں۔ کہ ان کا یوں دعویٰ نہیں۔ یوں ہے یا یہ کہ ان سے غلطی ہوئی۔ اب وہ اس غلطی پر قائم نہیں۔ مگر یہ طریق درست نہیں۔ کہ آدمی خود تو چیلنج دیتا چلا جائے اور دوسرے کے چیلنج کو خاموشی سے گزار دے۔ انصاف یہ ہے۔ کہ دونوں کو ایک سا حق دیا جائے۔"

مولوی صاحب کا فرض

اب مولوی صاحب کا فرض ہے۔ کہ پہلے وہ حضور کے پیش کردہ مطالبات کے متعلق وضاحت کریں۔ کہ آیا وہ ان کو مسلم ہیں یا نہیں۔ نیز مصلح موعود کے متعلق مباہلہ سے انکو کیوں گریز ہے؟ اگر ان کے نزدیک حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا مصلح موعود ہونے کا دعویٰ نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔ تو پھر وہ کیوں اس امر پر مباہلہ نہیں کرتے پس خود خاموش رہنا اور دوسرے پر اعتراض کرنا صریح بے انصافی ہے۔ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے پہلے دعوت مباہلہ دی ہے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک حضور کا دعویٰ مصلح موعود برحق ہے تو تمام جھگڑوں کا فیصلہ ہو گیا اگر نہیں (نعوذ باللہ) تو مباہلہ کریں۔ لیکن مولوی صاحب کے سابقہ طریق سے ظاہر ہوتا ہے کہ تصفیہ کن امور پر گفتگو سے گریز کرنا ان کا پرانا شیوہ ہے۔ نہ وہ تعریف نبوت میں تبدیلی پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہونگے۔ اور نہ دعویٰ مصلح موعود پر۔ میرا اور مولوی صاحب کی پارٹی کے ایک فرد محمد اسلم صاحب کا توجہ دلانا تو کوئی حقیقت ہی نہیں رکھتا۔ اگر خود مولوی صاحب کی اپنی تمام پارٹی مل کر بھی ان کی خدمت میں درخواست کرے۔ کہ وہ ان امور پر مباہلہ کریں۔ تو مولوی صاحب ان کی بات ماننے کے لئے کبھی تیار نہ ہونگے۔ نیز حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کے بائیس ہزار روپیہ کے انعام نہیں بلکہ ساری دنیا کی دولت بھی مولوی صاحب کے سامنے لا کر ڈھیر کر دیں۔ تو بھی وہ ان امور پر مباہلہ کرنے کے لئے کبھی تیار نہ ہونگے۔ اور نہ ہی دیگر تین امور (پیشکردہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز) کی طرف توجہ کرینگے۔ کیونکہ ان کو معلوم ہے۔ کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ اور پیشگوئی مصلح موعود کے حقیقی مصداق ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی تھے۔ حضور نے نبوت کا دعویٰ فرمایا۔ اور اس کا اعلان فرمایا۔ جس کا اظہار مولوی صاحب نے ۱۹۱۴ء تک اپنی تحریرات میں کیا۔ اور جس پر انہوں نے حلفی بیان دیا۔ پس ان امور پر مولوی صاحب ہرگز مباہلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہونگے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ حضور کی دعوت مباہلہ پر مولوی صاحب نے پہلو تہی کی۔ اور اصل معاملہ کو نظر انداز کر کے تین اور غیر متعلق غیر فیصلہ کن اور غیر معقول امور پیش کر دیئے۔ پس جب تک مولوی صاحب دعویٰ مصلح موعود پر مباہلہ و دیگر تین امور پیشکردہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق کوئی اعلان نہیں کرتے۔ اس وقت تک انہیں اپنے پیشکردہ تین غیر متعلق غیر معقول اور غیر فیصلہ کن امور کے متعلق جواب طلب کرنے کا کوئی حق نہیں۔ کیونکہ ان کا حضور سے بار بار مطالبہ کرنا کہ حضور خود جواب دیں۔ اپنی ذات میں ایک غیر معقول مطالبہ ہے۔

مولوی صاحب اب کیوں خاموش ہیں

(سوم) اس کے بعد میں ایک نہایت ضروری امر کی طرف مولوی صاحب کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب نے بار بار اس امر پر زور دیا کہ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مباہلہ کے بارے میں خود کوئی وضاحت فرمائیں۔ اور اس وضاحت کا اخبار میں اعلان بھی فرمائیں۔ سو اس کے متعلق جو کچھ عرض کیا جا چکا ہے۔ اگر وہ ناکافی ہو۔ تو آخری امر قابل ذکر یہ ہے۔ کہ باوجود اس امر کے کہ مولوی صاحب کے پیش کردہ امور بالکل غیر معقول اور ناقابل غور ہیں۔ باوجود اس کے کہ ان کی غیر معقولیت کا احساس وا عتراف خود مولوی صاحب کے مرید دل کو بھی ہے۔ باوجود اس امر کے کہ مولوی صاحب نے حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے پیش کردہ تین امور اور دعوت مباہلہ کے متعلق کامل سکوت اختیار کر لیا۔ اور اس وجہ سے بھی مولوی صاحب کے مطالبات قابل التفات نہ تھے۔ نیز باوجود اس امر کے کہ مولوی صاحب نے اپنی گذشتہ تیس سالہ زندگی میں بغض محمود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز میں حد سے بڑھی ہوئی گالیوں اور گزندہ دہنی کو انتہا تک پہنچا دیا۔ حضور کی تحریرات کے متعلق تحریف و افتراء سے کام لینے میں دریغ نہ کیا۔ اور کبھی شرم و حیا اور خوف خدا سے کام نہ لیا۔ حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان اولوالعزمی ملاحظہ ہو۔ کہ حضور نے ان تمام امور کے باوجود مولوی صاحب کے چیلنج مباہلہ کے متعلق وضاحت فرما دی۔ اور مباہلہ پر کامل آمادگی کا اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ (۱) "ہمارا یہ دعویٰ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آخری عمر میں نبوت کی تعریف میں تبدیلی کی ہے (۲) اور یہ کہ آپ جب بھی نبوت کا انکار کرتے تھے۔ اس پہلی تعریف کے مطابق انکار کرتے تھے۔ دوسری تعریف کے مطابق آپ نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور وفات تک اسی پر قائم رہے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے۔ اور اس دعویٰ پر ہم مباہلہ کے لئے تیار ہیں۔" چنانچہ حضور کے خط کی نقل مولوی صاحب کی خدمت میں خاکسار نے ارسال کر دی تھی۔ جو ۸ اگست۔ الفضل ۲۲ اگست نیز پیغام ۱۲ ستمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ پس حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مباہلہ کے متعلق خود وضاحت فرما چکے۔ حضور کی وضاحت کا اعلان اخباروں میں ہو گیا۔ اور اس طرح مولوی صاحب کا ناجائز مطالبہ بھی پورا کر دیا گیا۔ مگر پتہ نہیں چلتا کہ اب مولوی صاحب کس وجہ سے تصفیہ کن مباہلہ کے متعلق ایک لمبے عرصہ سے خاموش ہیں۔ کیا مولوی صاحب اب مہر خاموشی توڑیں گے۔ اور حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے واضح اعلان کے بعد مباہلہ سے گریز نہیں کریں گے۔

(خاکسار ملک فیض الرحمٰن فیضی ایم۔ اے سٹوڈنٹ)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ہمارا سالانہ اجتماع

اکتوبر ۱۹ — ۲۰ — ۲۱

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اخلاقی مقابلے

آج سے بیس۲۰ سال بعد

جیسا کہ حضرت امیر المومنین المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہ کو واطلع شموس طالعہ پر منشاء الٰہی کا انکشاف ہوا ہے۔ احمدیت اس وقت جنین کے مشابہ ہے۔ آج سے بیس سال بعد اس کی پیدائش ہوگی۔

اس پیدائش کے وقت آج کا خادم نظام احمدیت میں ایک خاص اہمیت رکھیگا۔

وہی بیس سال کی عمر میں نوجوانوں کی راہنمائی کرے گا۔ اور وہی چالیس سے ساٹھ سال کی عمر کے درمیان انصار کا اہم جزو بنے گا۔ اس لئے یہ بیس۲۰ سال اس کی تیاری کے اہم سال ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے وقت پر آگاہ کر دیا ہے کہ اس عرصہ کے بعد احمدیت کی قومی زندگی وجود میں آئے گی۔ اور اسی وقت اس کے اخلاق اسلامی نقطہ نظر سے بغور دیکھے جائیں گے کہ

"اخلاق کی جس طرح فردی زندگی میں ضرورت ہے۔ اسی طرح قومی زندگی بھی اخلاق کے بغیر درست نہیں ہو سکتی" (امیر المومنین ایدہ اللہ الفضل ۸ر فروری ۱۹۴۳ء)

پس یہ سال بھی اپنی قوم خصوصاً نوجوانوں کی تربیت اور ان کے اخلاق کا معیار بلند کرنے میں گزارنے ہیں کیونکہ بفرمان حضرت مصلح الموعود "صحیح تربیت کے بغیر احمدیت کا پھیلنا کوئی فائدہ نہیں دے سکتا۔۔۔۔ ایک ظالم کی بجائے اگر دوسرا ظالم کھڑا ہو گیا تو اس سے بنی نوع انسان کو کیا فائدہ پہنچے گا" (الفضل ۱۲ر نومبر ۱۹۳۸ء)

ہمارا اس وقت اسلامی جہاد "تربیت کا جہاد" ہی ہے

اس امر کے جائزہ کے لئے کہ خدام اس کوشش میں کس مرحلہ پر پہنچے ہیں۔ اور اسلامی مسائل اور آداب جنہیں ہمنے رائج کرنا ہے وہ عملی طور پر کہاں تک سمجھ لیا ہے۔ اور اس کی رفتار کیا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع پر اخلاقی مقابلے ہوں گے جن میں خدام پر مختلف سوالات ہوں گے۔ مثلاً:-

"تم کو کوئی شخص مارنے لگ جائے تو تم کس حد تک مار کھاؤ گے اور کس حد تک مقابلہ کرو گے"

"اگر کوئی شخص گالی دے تو کس حد تک صبر کرو گے اور کس حد تک خاموش رہنا بے غیرتی بن جائیگا"

"اگر تم دشمن کا مقابلہ کرو تو کس حد تک اس کا مقابلہ کرنا شریعت کے مطابق ہوگا۔ اور کیا مقابلہ شریعت کے خلاف ہوگا" وغیرہ وغیرہ۔

آپ کو اسلامی مسائل اور اسوۂ کامل کے خلق عظیم سے اجتماع میں شمولیت سے پہلے آگاہی حاصل کر لینی چاہیئے اور ان

مقابلوں میں حصہ لینے کے لئے

اپنے اسماء سے یکم اکتوبر تک ضرور مرکز میں اطلاع بھجوا دینی چاہیئے۔

خاکسار:- غلام یٰسین منتظم اخلاقی مقابلے

آئندہ صدر

ترقی کرنے والی قوموں کی تربیت دو طریق پر ہونی ضروری ہے۔!

عوام کی تربیت

اس رنگ میں ہو کہ ان میں کام کرنے اور محنت و مشقت کی عادت اور اطاعت کی روح پیدا کی جائے

اس کے علاوہ ان میں سے بعض کی تربیت

اس رنگ میں کیجائے کہ ان قومی کاموں میں قیادت اور راہنمائی کی اہلیت ان میں پیدا کی جائے اور اس طرح قوم میں کامیاب لیڈر پیدا کئے جائیں۔

خدام الاحمدیہ کا قیام ان دو اغراض کے پیش نظر ہے۔

اسی لئے ہم اپنے دستور اساسی کے ماتحت ہر سال اپنے صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ اسی طرح ماتحت مجالس اور ان کے حلقوں میں ہر سال قائدین اور زعماء کا انتخاب ہوتا ہے۔ اور دیگر عہدہ داران کا بھی از سر نو تقرر ہوتا ہے۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اراکین مجلس کی اس رنگ میں تربیت ہو سکے۔

لیکن

اگر کوئی عہدہ دار اپنی ذہانت۔ قابلیت۔ اہلیت اور مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں مجلس کے لئے بہت زیادہ مفید کام کر رہا ہو اور اس ٹریننگ سے اصل غرض کو پورا کر رہا ہو۔ تو پھر اس عہدہ دار کا آئندہ سال کے لئے منتخب کرنا ناپسندیدہ نہ ہوگا۔ بلکہ مقصود غرض کے عین مطابق ہوگا۔ غرضیکہ ہر موقع پر نئے عہدہ دار منتخب ہو سکتے ہیں۔ لیکن اپنے حلقہ عمل کے لحاظ خدام کو پوری آزادی اور اختیار حاصل ہے۔

ہمارا آئندہ صدر کون ہوگا؟

ہم نے اس کا فیصلہ اپنے آئندہ سالانہ اجتماع پر کرنا ہے۔ بدستور اساسی ماتحت سالانہ اجتماع کے موقع پر مجلس عالمگیر کے اجلاس میں

ہم اپنے صدر کا انتخاب کرتے ہیں

انتخاب صدر کے متعلق ضروری کوائف کی اطلاع مختلف طریق پر متعدد بار مجالس ماتحت کو کی جا چکی ہے۔ ۱۹ر ستمبر تک مجالس کی طرف سے حسب ذیل نام تجویز ہو کر مرکز میں موصول ہوئے ہیں:-

صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب مولوی فاضل بی۔ اے آکسن

صاحبزادہ میاں عبدالمنان صاحب عمر مولوی فاضل ایم۔ اے

ملک عمر علی صاحب بی۔ اے۔

تمام مجالس اپنے ہاں اجلاس عام میں تینوں نام پیش کر کے آراء حاصل کریں۔ اور جس ایک نام کے حق میں اتفاق یا کثرت آراء سے فیصلہ ہو اپنے نمائندگان کی وساطت سے اپنی رائے کا اظہار سالانہ اجتماع میں انتخاب صدر کے موقع پر پیش کریں

نوٹ:- انتخاب کے وقت نمائندگان نے اگر اجازت چاہی تو کسی امیدوار کی تائید میں نہ کہ مخالف حسب فراغت وقت بولنے کی اجازت ہوگی۔ نمائندگان کو ان کی مجالس کی طرف سے یہ اختیار ہوگا کہ وہ اپنی مجلس کی طرف سے تفویض کردہ رائے اس موقع پر بدل لیں۔ اور کسی دوسرے کے حق میں رائے دیں۔

خاکسار:- ملک عطاء الرحمٰن منتظم انتخاب صدر

چوتھی زبردست شہادت درباره ترجمۃ القرآن

مکرم حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں :-

" مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ خدمت دین میں قابل قدر تصنیفات و تالیفات کرتے رہتے ہیں - اب انہوں نے قرآن شریف کی ایک نئی خدمت پر کمر باندھی ہے - اس کے چند اوراق بطور نمونہ انہوں نے مجھے دکھلائے ہیں **اس طرز کا یہ پہلا قرآن شریف ہے** - جس سے بچوں اور بڑوں کو نہ صرف عربی پڑھنی آسان ہوگی - بلکہ اسکا ترجمہ اردو پڑھنا بھی آسان ہو جائے گا - گویا تفسیر نا القرآن بلکہ تیسرنا ترجمتہ ہو جائے گا - اللہ تعالیٰ مبشر صاحب کو جزائے خیر دے اور اسے بھی زیادہ انہیں خدمت دین کی توفیق دے " نمونہ ملاحظہ ہو -

بطرز جدید

لَوْ يُعَمَّرُ أَلْفَ سَنَةٍ

لَوْ	يُعَمَّرُ	أَلْفَ	سَنَةٍ
کاش کہ	وہ عمر دیا جائے	ہزار	برس

کاش کہ وہ ہزار برس عمر دیا جائے

ھدیہ جلد اول ایک روپیہ محصول ڈاک چھ آنہ - جلد دوم از ابتدائے پارہ دوم تا اختتام سورہ بقرہ مرتب کی جا رہی ہے - ہدیہ پیشگی ایک روپیہ محصول ڈاک چھ آنہ

تفسیر کبیر جلد ششم حصہ چہارم ہدیہ سات روپے - محصول ڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت مصلح الموعود ایدہ اللہ کی منظوم دعائیں قیمت دو آنہ ۲ر

اور ہر قسم کے قرآن مجید کتب احادیث و تواریخ و سلسلہ عالیہ احمدیہ ذیل کے پتہ پر طلب فرمائیں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

مکتبہ بشارات رحمانیہ ریلوے روڈ - قادیان

آنکھوں کا اثر عام صحت پر

آنکھوں کی بیماریاں نظر سے تعلق نہیں رکھتیں سردرد کے مریض سستی کاہلی اور اعصابی تکلیفوں کا نشانہ بننے والے لوگ آنکھوں کے مریض ہوتے ہیں ایسے لوگوں کو سرمہ حمیرا خاص استعمال کرنا چاہئے قیمت فی تولہ ۱ر چھ ماشہ ۸ر تین ماشہ ۱۲ر

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان

پاگل پن کی دوا

وہ لوگ جو کہ پاگل ہو گئے ہوں اور دماغ بالکل خراب ہو گیا ہو - یہاں تک کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہوں - ہر چیز پھینکتے ہوں ان کا علاج کیا جاتا ہے کہ وہ پاگل خانے میں بند کر دیئے جاتے ہیں اور صدہا علاج کرنے سے بھی برسوں اچھے نہیں ہوتے - ان کے والدین پاگل ہونے سے رنجیدہ خاطر رہتے ہوں - میں لعنت زور کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ فوراً یہ دوا منگا کر استعمال کرا دیں - صحت ہو جائے گی - ان شاء اللہ

قیمت دس روپے عہ ۵ر

نوٹ :- میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر لکھتا ہوں - یہ دوا حکمیہ فائدہ کرتی ہے - پتہ

مولوی حکیم ثابت علی (ربیع زبان) محمود نگر منصور لکھنؤ

ممبر خریداری کے بغیر

دفتر زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرنے کے باوجود آپ کے ارشاد کی تعمیل نہیں کر سکتا -

(منیجر)

ہیضہ اور موٹاپن کا دشمن

جام انگور

TMT

ٹی - ایم - ٹی

سرکہ

تمام دوکاندار فروخت کرتے ہیں -

اپنے شہر کی ایجنسی کے لئے

میسرز ٹرومین ٹریڈرز - ۲۰ چیمبرلین روڈ لاہور کو لکھیں

جاری کر رہے ہیں

ٹرومین ٹریڈرز - لاہور - بمبئی - ا

سُرمۂ نور رجسٹرڈ

کیا آپنے کبھی غور فرمایا

کیوں مشہور ہے؟

اس کے مقوی بصر اجزاء حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تجویز کردہ اور حضور رضی ہی کے مبارک نام سے وابستہ ہیں - اطباء - ڈاکٹر - رؤساء - امراء اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے - تمام امراض چشم کا واحد اور یقینی بے ضرر اور بہترین علاج ہے - قیمت تولہ دو روپے - چھ ماشہ ایک روپیہ

شفاخانہ رفیق حیات قادیان کی مجرب المجرب اور سو فی صدی کامیاب ادویات جو سرمہ نور کی طرح آپکو گرویدہ بنا دیں گی

بچوں کا شربت

بچوں کو تندرست اور توانا بنا کر ہر مرض سے محفوظ رکھتا ہے دانت نکلنے کی تکلیف - ہچکی اور لاغری - قے - پیچش - کھانسی - سوکھا - بخار - قبض - نمونیہ آنا - کمی خون کے لئے بے حد مفید ہے گرائپ واٹر اور دیگر ایجادوں سے بڑھ کر نا بت نہ ہو تو ہم ذمہ دار - اس کا استعمال وزن کو بڑھاتا اور چہرے کو گلاب کی مانند سرخ کر دیتا ہے - قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ

موتی منجن

تمام گندے اور بدبودار جراثیم کو ہلاک کر کے دانتوں کو مضبوط اور موتی کی طرح سفید بناتا ہے — قیمت صرف بارہ آنہ

کشتہ فولاد

ضعف جگر کو دور کرتا - اور خون صالح پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتا اور وزن کو بڑھاتا ہے - عورتوں اور مردوں کے لئے یکساں مفید ہے خوراک چاول تا ایک رتی تولہ پانچ روپے تین ماشہ ۲ روپے ۴ آنے

حب فولادی

کھوئی ہوئی طاقت کو دوبارہ پیدا کر کے چہرے کو بارونق بناتی اور فولادی طاقت پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے عجیب چیز ہے - جس میں امنگ اور جوانی کی ترنگ پیدا کرتی ہے - ایک بار ضرور استعمال کیجئے - قیمت ساٹھ گولی تین روپے

حب مروارید

ضعف دل - کمی خون اعضائے رئیسہ کی کمزوری کے لئے صرف چند دن ایک گولی صبح اور شام استعمال کریں دل کو طاقتور بناتی - اور خون کثرت سے پیدا کرتی ہے ساٹھ گولی پانچ روپے

سیلان الرحم

مستورات کی سیلان الرحم اور ان کی کمزوری کے دفعیہ کا شرطیہ علاج ہے — تولہ دو روپے

حب جواہر

ان مو کرتہ الآرا گولیوں نے طبی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا - تمام امراض معدہ جگر اور تلی میں تیر بہدف - نفخ پیٹ درد - باؤ گولا - بھوک کی کمی - بدہضمی اور قبض کے لئے بہترین اور لاجواب ہیں - چہرے کی زردی کو دور کر کے تمتماہٹ اور حسن پیدا کرتی ہیں — آلات غذائیہ غذا کو ہضم کر کے خون صالح پیدا کرتے ہیں - زیادہ تعریف فضول ہے یوں سمجھیئے یہ گولیاں طب یونانی کا معجزہ ہیں - اور دائمی قبض کے لئے نعمت غیر مترقبہ

قیمت فی درجن چار آنہ فی سینکڑہ ڈیڑھ روپیہ

مریض آنکھ

کے لئے آسمان پر ستارے نہیں چمکتے - زمین پر چراغ روشن نہیں ہوتے اور نہ ان آنکھوں کی کوئی چیز اسے بھری معلوم ہوتی ہے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی کا تجویز فرمودہ سرمہ نور رجسٹرڈ کے استعمال کے بعد اس کی بینائی آنکھوں کے سامنے جگمگاتے تارے - روشن دن لہلہاتے پودے - سرسبز کھیت اور ہر چیز مسکراتے کے لئے اس کی منتظر ہوتی ہے قیمت تولہ دو روپے چھ ماشہ ایک روپیہ

اکسیر النساء

ماہواری ایام کی کمی بیشی تکلیف سے آنا - درد نفخ وغیرہ کا بہترین تریاق ہے - خوراک دو ہفتہ دو روپے

اکسیر گوش

پھنسی - درد - بہراپن - کھجلی - پیپ کا آنا وغیرہ غرض کان کی ہر ایک بیماری کا بہترین اور لاجواب علاج ہے - قیمت فی شیشی نصف اونس ایک روپیہ

اکسیر گردہ

درد گردہ کا بے مثال اور بہترین علاج ہے یہ صدری نسخہ بارہا آزمودہ ہے قیمت فی تولہ ایک روپیہ

حب اکسیر

اگر تازہ خون کا سرمایہ ختم ہو چکا ہو - بدن کا اعصابی نظام ڈھیلا اور بوجہ سیلان کمزور ہو رہا ہو - تو حب اکسیر نوجوانوں کی تمام شکایتوں کا بہترین علاج ہے خوراک ایک ماہ تین روپے

طاقت کی گولی رجسٹرڈ

اسم بامسمیٰ ناطاقتی اور کمزوری کو دور کر کے تندرست اور طاقتور بنا کر صاحب اولاد بنا دیتی ہے - خوراک ایک ماہ پانچ روپے

اکسیر طحال

تلی کا درد - ورم - سوزش دور کر کے بدن کو کندن بنا دیتی ہے - قیمت صرف اڑھائی روپے

روغن عنبری

جادو ہے جادو - بیرونی مالش سے ہی بے حس اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں - بالکل بے ضرر اور نئی ایجاد ہے - قیمت فی شیشی دو روپے

تریاق معدہ رجسٹرڈ

پیٹ درد - نفخ - بدہضمی - اور کمزوری معدہ کے لئے بہترین چیز ہے قیمت اونس آٹھ آنہ

ہر مرض کا علاج

بذریعہ خط وکتابت کیا جاتا ہے - جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے چاہئیں (منیجر)

ملنے کا پتہ :- **منیجر شفاخانہ رفیق حیات متصل منارۃ المسیح قادیان پنجاب**

Digitized By Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ سبھاش چندر بوس کی آزاد ہند فوج کے کچھ افسروں اور سپاہیوں کے خلاف مقدمہ ۸ اکتوبر کو شروع ہونے والا تھا۔ اس کی سماعت ایک مہینہ کے لئے ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب یہ نومبر کے اوائل میں شروع ہوگا۔

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس تین سال سے زیادہ عرصہ کے بعد عین اسی مقام پر گوالیا ٹینک میدان میں منعقد ہوا۔ جہاں اس نے "انگریز ہندوستان سے چلے جائیں" کا نعرہ بلند کیا تھا۔ ابوالکلام آزاد نے صدارتی فرائض سرانجام دیئے۔ اجلاس شروع ہونے کے وقت آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ۲۵۰ ممبروں میں سے صرف ۲۲۵ موجود تھے۔ جلسہ گاہ ۲۰ ہزار وزیٹروں سے بھرپور تھا۔ بندے ماترم کے گیت کے بعد مولانا آزاد نے ۸ اگست ۱۹۴۲ء کے بعد کے واقعات اور ملک کی موجودہ پولیٹیکل صورت حالات پر تبصرہ کیا۔ آپ نے نہایت شستہ اردو میں تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ کہ آزمائشوں میں سے گزرنے سے ہی قوموں کو طاقت ملتی ہے۔ تکالیف اور مصائب کا زندگی پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے۔ جیسا سونا پر آگ کا۔ اس کے بعد ماتمی ریزولیوشن پیش کیا گیا۔ فہرست میں کئی اصحاب کے نام تھے۔ حاضرین نے ریزولیوشن کو پاس کیا۔ اس کے بعد ایک اور ریزولیوشن میں اس بات کی سفارش کی گئی۔ کہ چونکہ مارچ ۱۹۴۰ء کے بعد سے کانگرس کا سالانہ سیشن نہیں ہو سکا۔ اور اس دوران میں بہت سے نئے حالات رونما ہوئے ہیں۔ اس لئے ایک کمیٹی مقرر کی ہے۔ جو نئے حالات کی روشنی میں کانگرس آئین پر نظر ثانی کرے۔ اور آئین میں ترامیم اور تبدیلیوں کی سفارش کرے۔ یہ ریزولیوشن بھی متفقہ رائے سے پاس ہو گیا۔

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ ممتاز وزیٹروں کی گیلری میں پندرہ غیر ملکی قونصل جنرل بیٹھے ہوئے تھے۔

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ امریکہ کے بحری محکمہ نے بحرالکاہل میں ہوائی اڈوں کی بابت اپنے ارادے ظاہر کر دیئے ہیں۔ یعنی امریکہ ان کو تب تک نہیں چھوڑیگا۔ جب تک ان کے متعلق قطعی فیصلہ نہ ہو جائیگا۔

لاس اینجلز ۲۳ ستمبر۔ اتحادیوں کے جنگی تاوان کے امریکن ممبر مسٹر ایڈون پالے نے ایک پریس کانفرنس میں اعلان کیا۔ کہ جاپانیوں کا سونا جس کی قیمت کا اندازہ تیس کروڑ سے ۲ ارب ڈالر ہے۔ جلد ہی بطور جنگی تاوان امریکہ میں لایا جائیگا۔

شنگھائی ۲۳ ستمبر۔ جنرل ہو ینگ چن چینی کمانڈر نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا۔ کہ چین میں مقیم تمام جاپانی لوگوں کو جن میں مرد عورتیں اور بچے شامل ہیں۔ وہاں سے نکال کر جاپان میں لایا جائیگا۔ لیکن جب تک یہ انتظام نہیں ہوتا۔ انہیں دوسری آبادی سے علیحدہ رکھا جائیگا۔

نئی دہلی ۲۳ ستمبر۔ لارڈ ویول کی براڈکاسٹ کے بعد پریس کانفرنس میں سرکاری نمائندے نے یقین دلایا۔ کہ شملہ کی تاریخ کو دہرانے کی اجازت نہ دی جائیگی۔ اس دفعہ طریق کار مختلف ہوگا

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ممکن ہے۔ کہ جرمن جنگی مجرموں کو گولی مارنے یا پھانسی پر لٹکا دینے کی بجائے ایک نئے قسم کے برقی شکنجہ سے مار دیا جائے۔ اس نئی پھانسی کو امریکہ کے فوجی انجینئروں نے ایجاد کیا ہے۔ اور اسے کئی مجرموں کو سزائے موت دینے کے لئے استعمال بھی کیا جا چکا ہے۔ ان مجرموں میں چند عورتیں بھی شامل تھیں۔ مجرموں کو کوٹھڑیوں سے باہر لانے اور سزائے موت دینے کے لئے صرف دو منٹ کا عرصہ چاہیئے۔ یہ مشین بجلی سے چلتی ہے۔ جب مجرم ایک شیڈ کے نیچے پہنچتا ہے۔ تو دونوں طرف سے جکڑ لیا جاتا ہے۔ اور گھٹنوں کے بل بیٹھنے پر مجبور کر دیا جاتا ہے۔ پھر اس کا سر شکنجہ میں دھکیل دیا جاتا ہے۔ مشین چلتی ہے اور اس کا کام تمام ہو جاتا ہے۔

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ بحرالکاہل میں امریکہ کے آئندہ ہوائی ارادوں کے متعلق امریکی ہوائی بیڑا کے کمانڈر جنرل گائیلز نے کہا۔ کہ تجویز یہ ہے۔ کہ فلپائن۔ مریانہ اور الوکو جزائر میں سے ہر ایک جگہ ایک ایک پوری ہوائی فوج رکھی جائے۔ اور جاپان خاص میں قریباً دس ہوائی گروپ یعنی کل دس ہزار ہوائی جہاز۔ اس سوال کے جواب میں کہ جاپان پر فوجی قبضہ کتنے عرصہ تک رکھنے کی ضرورت ہوگی۔ جواب میں آپ نے فوراً کہا۔ کہ قریباً ایک سو برس تک

طہران ۲۳ ستمبر۔ ایرانی وزیر خارجہ نے ایران پارلیمنٹ میں اعلان کیا۔ کہ روس نے ٹینا کے علاقے سے فوجیں نکال لی ہیں۔ اور سنسرشپ ہٹالی ہے۔

بغداد ۲۳ ستمبر۔ امیر عبداللہ کی مراجعت پر ۲۱ ضرب توپیں بطور سلامی داغی گئیں۔ آپ ریاستہائے متحدہ امریکہ۔ برطانیہ یورپ اور ٹرکی کا چار ماہ تک دورہ کرنے کے بعد واپس آئے ہیں۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مسٹر کے۔ ایل گابا مرکزی اسمبلی کے آئندہ انتخابات میں مسٹر ظفر علی خاں کے مقابلہ میں کھڑے ہونگے۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ مولوی داؤد غزنوی کانگرس ٹکٹ پر پنجاب اسمبلی کے لئے لاہور کے شہری حلقہ سے بطور امیدوار کھڑے ہو رہے ہیں۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ سرکاری گزٹ میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اضلاع کرنال اور انبالہ میں خطرناک قسم کی پلیگ پھیلنے کا خطرہ ہے۔ لہذا گورنر پنجاب نے ان اضلاع کے ڈپٹی کمشنروں کو وبا کے انسداد کے لئے حفاظتی تدابیر اور اقدام کرنے کے اختیار دے دیئے ہیں۔

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ برطانیہ کو امریکہ کی طرف سے وسیع پیمانہ پر قرضہ دیئے جانے کے سلسلہ میں برطانیہ کے ایک خفیہ مسودہ کے قبل از وقت انکشاف سے سرکاری حلقوں میں ہیجان پھیل گیا ہے۔ برطانوی حلقے اس انکشاف پر پریشان ہیں۔ لیکن انہیں یقین ہے۔ کہ اس انکشاف کا گفت و شنید پر برا اثر نہ پڑے گا۔

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ آج تین بجے آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ جس میں تین ریزولیوشن پیش ہو کر بالاتفاق پاس ہوئے (۱) پہلا ریزولیوشن یہ تھا۔ کہ برطانیہ نے سٹرلنگ کی قیمت میں کمی کی جو تجویز پیش کی ہے۔ وہ بالکل غیر ضروری اور بیہودہ ہے۔ (۲) برما اور ملایا میں ہندوستانیوں کو بسانے کے لئے مراعات دی جائیں۔ (۳) بلوچستان کی مجلس وطن نے کانگرس میں شمولیت کی جو درخواست کی تھی۔ اسے منظور کر لیا گیا۔ اس کے بعد پنڈت جواہر لعل نہرو نے ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جس میں یہ سفارش کی گئی۔ کہ انڈین نیشنل آرمی کے سپاہیوں۔ عورتوں اور بچوں کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ سردار پٹیل نے ایک اور ریزولیوشن پیش کیا۔ کہ اب جبکہ جنگ ختم ہو گئی ہے۔ جنگ کے بعد بھی حکومت برطانیہ نے اپنے اعلان آزادی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ بلکہ کرپس سکیم کو ہی معمولی رد و بدل کے ساتھ دوبارہ پیش کر دیا ہے جو تسلی بخش نہیں ہے۔

لاہور ۲۳ ستمبر۔ گورنمنٹ آف انڈیا کے سابق ڈیفنس ممبر سر فیروز خاں نون نے آج پنجاب کے وزیراعظم ملک خضر حیات خاں ٹوانہ سے ملاقات کی۔ آپ نے اخباری نمائندوں کو بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ میں کل مسٹر جناح سے ملنے کے لئے کوئٹہ جا رہا ہوں۔

ہانگ کانگ ۲۳ ستمبر۔ چین میں بہت سی اصلاحات شروع کر دی گئی ہیں۔ پرانے جاپانی سکوں کی بجائے نئے سکے جاری کئے گئے ہیں۔ اور کھانے پینے کی چیزوں پر کنٹرول کیا گیا ہے۔ تاکہ غرباء کو بھی خوراک مہیا ہو سکے۔

سنگاپور ۲۳ ستمبر۔ جاپانی پولیس کے پچاس سپاہیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ جب سے جاپان کا سنگاپور پر قبضہ ہوا۔ یہ انگریزوں کو طرح طرح کی تکلیفوں کا تختہ مشق بنائے رکھتے تھے۔ ابھی مزید گرفتاریوں کی توقع ہے۔

چنگکنگ ۲۳ ستمبر۔ امریکہ کے چینی سفیر آج واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔ وہ صدر ٹرومین کو کمیونسٹ پارٹی کے حالات سے مطلع کریں گے۔

واشنگٹن ۲۳ ستمبر۔ امریکہ کے محکمہ جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکہ کا ایک تیز رفتار ہوائی جہاز دنیا کے ارد گرد چکر لگانے کے لئے ۲۸ ستمبر کو واشنگٹن کے ایک ہوائی اڈا سے روانہ ہوگا۔ توقع ہے۔ کہ یہ ہوائی جہاز ۱۵۱ گھنٹے کے بعد واپس واشنگٹن پہنچ جائیگا۔ ہواباز زمین کے اس حصہ پر چکر لگائے گا۔ جہاں کہ زمین کا محیط طویل ترین ہے۔ ہوائی جہاز قریباً ۲۳۱۴۰ میل کا فاصلہ طے کریگا۔

بمبئی ۲۳ ستمبر۔ سردار پٹیل نے اگست ۱۹۴۲ء کے متعلق قرارداد کی حمایت میں کہا۔ کہ ۱۹۴۲ء میں کانگرس نے ہندوستان سے نکل جاؤ کی جو قرارداد منظور کی تھی۔ اس کا ایک شوشہ اور ایک نقطہ بھی واپس لینے کو تیار نہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ کانگرس عنقریب "ایشیا سے نکل جاؤ" کا نعرہ بلند کرے گی۔